اللہ تبارک وتعالیٰ

کی عظیم نشانیاں

﴿حصہ دوئم﴾

محمد عبد العزیز غازی
خطیب لال مسجد ، اسلام آباد

فہرست

☆☆☆

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہکشائیں، اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نشانی

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ملینوں کھرب سے بھی زائد کہکشائیں بنائی ہیں ہر کہکشاں اتنی وسیع ہے کہ اس کی وسعت کو ماپنے اور ناپنے کے لئے نور کے پیمانے مقرر کرنے پڑتے ہیں اس لئے کہ کلومیٹروں کے ذریعے کہکشاؤں کو ماپنا ممکن نہیں۔

نور کا پیمانہ:

روشنی تقریباً تین لاکھ کلومیٹر فی سیکنڈ کی رفتار سے سفر کرتی ہے اگر کوئی چیز روشنی کی رفتار سے ایک سال تک سفر کرے تو اسے ایک نوری سال کہا جاتا ہے۔ عربی میں اس کو السنة الضوئية کہا جاتا ہے نور کی رفتار کے بارے میں مختلف قول ہیں تین لاکھ کلومیٹر فی سیکنڈ کی رفتار کا قول آیات اللہ جو بیس جلدوں میں اللہ کی نشانیوں پر ایک مفصل کتاب ہے قابل مطالعہ ہے مکتبۃ الشاملۃ میں موجود ہے اس کتاب میں تین لاکھ کلومیٹر فی سیکنڈ کے قول کو اختیار کیا گیا ہے۔

ہماری کہکشاں:

ہماری کہکشاں جو اربوں ستاروں سیاروں پر مشتمل ہے اس کی وسعت کے بارے میں سائنسدان یہ کہتے ہیں کہ ہماری کہکشاں ایک لاکھ نوری سال کی مسافت پر مشتمل ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظمت اور قدرت کا اندازہ کیجئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اکیلے بغیر کسی کے تعاون کے اتنی وسیع کہکشاں جو بے حساب ستاروں اور سیاروں پر مشتمل ہے تخلیق فرمادی۔ اور تمام ستاروں اور سیاروں کے محور مقرر کر دیے اور تمام ستارے اور سیارے لاکھوں سال سے بغیر کسی کمی کوتاہی کے اپنے مقرر کردہ محوروں پر گھوم رہے ہیں جب کہ بعض سیاروں کی رفتاریں لاکھوں میل فی گھنٹہ بھی ہیں لیکن بال برابر بھی یہ ستارے اور سیارے اپنی جگہ سے دائیں بائیں ہونے کی قدرت نہیں رکھتے اس لئے کہ یہ ساری ڈیزائنگ اور ترتیب اللہ تبارک وتعالیٰ کی ہے جو کہتا ہے۔

مَاتَرٰی فِیْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ تَفَاوُتٌ (القرآن)

تم رب رحمٰن کی تخلیق میں کوئی کمی بیشی نہ پاؤ گے

اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّلَّهَاذٰلِکَ تَقْدِیْرُالْعَزِیْزِ الْعَلِیْمْ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰی عَادَ کَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِیْمِ لَاالشَّمْسُ یَنْبَغِیْ لَهَا اَنْ تُدْرِکَ الْقَمَرَ وَلَااللَّیْلُ سَابِقُ النَّهَارَ وَکُلٌّ فِیْ فَلَکٍ یَسْبَحُوْنَ

ترجمہ؛ اور اللہ تبارک وتعالیٰ کی نشانی سورج بھی ہے جو اپنے مستقر کی طرف گھوم رہا ہے یہ بناوٹ ہے اس غالب ذات کی جو بے حساب علم والا ہے اور چاند کے لئے بھی منزلیں مقرر کردیں، یہاں تک کہ وہ ایسا ہوجاتا ہے جیسے کھجور کی پرانی ٹہنی نہ سورج کی مجال کہ چاند کو جا پکڑے اور نہ رات دن سے پہلے آسکتی ہے اور یہ سب ایک دائرے میں تیر رہے ہیں۔

فائدہ:

اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورج اور چاند سمیت تمام ستاروں اور سیاروں کے محور اور منزلیں مقرر دیں اور سورج اور چاند سمیت تمام ستارے اور سیارے اللہ تبارک وتعالیٰ کے مقرر کردہ محوروں پر بغیر کسی ذرہ بھر کمی کوتاہی کے گھوم رہے ہیں نہ سورج کو مجال اور قدرت ہے کہ وہ اپنے محور کو چھوڑ کر چاند کو جا ملے اور نہ ہی چاند میں یہ قدرت اور مجال ہے کہ وہ اپنے مقرر کردہ منزلوں اور محور کو چھوڑ کر سورج کو جا لگے۔

سورج کے بارے میں سائنسدان کہتے ہیں کہ اگر یہ ایک سینٹی میٹر اپنے محور کو چھوڑ کر زمین کے قریب ہونا شروع ہو جائے تو چند دنوں میں زمین جل کر خاکستر ہوجائے گی اور اگر سورج ایک سینٹی میٹر زمین دور ہونا شروع ہوجائے تو چند دنوں میں ساری زمین فریز (ٹھنڈی) ہوجائے گی اور ساری مخلوق ختم ہوجائے گی۔

معجزانہ ارشاد گرامی

اللہ تبارک وتعالیٰ کے ارشاد گرامی قرآن مجید میں اور احادیث پاک میں سب معجزانہ ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے بے حساب مخلوقات پیدا فرمائی ہیں مثلاً کہکشائیں، آسمان، زمین، ہوا، پانی، سمندر، پھل، پھول، سبزیاں، بے حساب انسان جانور، پرندے، درندے، کیڑے، مکوڑے، درخت، پودے، ان سب چیزوں کی تخلیق معجزانہ ہے۔ سارا جہاں مل کر سارے جہاں کے دماغ مل کر لاکھوں کروڑوں تحقیقات، مشاہدات، تجربات کر کے اللہ تبارک وتعالیٰ کی تخلیق، ترتیب اور کاری گری میں کوئی عیب نقص نکال نہیں سکتے۔ ایسے ہی اللہ تبارک وتعالیٰ کا قرآن اور حضور ﷺ کی احادیث جو وحی الٰہی ہیں وہ معجزانہ ہیں قرآن مجید اور احادیث پاک کے سارے ارشادات ضابطے اصول، اوامر، نواہی، علم غیب کی خبریں معجزانہ ہیں لاکھوں کروڑوں تحقیقات، مشاہدات، تجربات ان سب چیزوں کی حقانیت کو ثابت کریں گے لیکن کسی ایک ارشاد گرامی کو غلط ثابت نہیں کر سکتے۔

غرض یہ کہ قرآن مجید اور احادیث پاک کا ایک ایک لفظ ایک ایک آیت اور ایک ایک حدیث سب معجزانہ ہیں۔ آیت مذکورہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا کہ سورج اپنے مستقر کی طرف گھوم رہا ہے یہ بناوٹ ہے غالب ذات کی اور علم والی ذات کی۔

قدیم فلسفہ اور سائنس یہ کہتی تھی کہ سورج آسمانوں میں جڑا ہوا ہے لیکن قرآن نے چودہ سو سال پہلے یہ اعلان کیا کہ والشّمس تجری (الآیۃ) کہ سورج چل رہا ہے آج جدید تحقیقات نے قرآن کے اس معجزانہ ارشاد کو تمام تحقیقات کے بعد مان لیا اور قرآن کا یہ ارشاد گرامی معجزانہ رہا۔

پھر اگر سورج کے نظام میں بار بار خلل آتا تو دنیا یہ کہتی کہ قرآن میں تو ارشاد ہے یہ سورج کا نظام غالب اور جاننے والی ذات کا بنایا ہوا ہے اس میں تو خرابی آرہی ہے تو نعوذ باللہ یہ کیسے اس عظیم ذات کا بنایا ہوا ہے لیکن ہزاروں سال گزر چکے لاکھوں کروڑوں تحقیقات، مشاہدات اور تجربات نے قرآن کے اس معجزانہ بات کی حقانیت کو مان لیا۔

سبحان اللہ پھر ارشاد گرامی ہے کہ سورج چاند کو نہیں پکڑ سکتا رات دن سے پہلے نہیں آسکتی اور یہ سب سیارے گھوم رہے ہیں۔

کشش ثقل کی عظیم نشانی

لاکھوں کروڑوں تحقیقات، مشاہدات، اور تجربات نے ان ارشادات کی حقانیت کو مان لیا کہ واقعی سورج اور چاند کے اندر اللہ نے ایسا سسٹم بنایا کہ جہاں ان میں کشش ثقل ہے کہ ایک دوسرے کو کھینچتے ہیں وہیں دور کرنے کی طاقت بھی ہے کشش ثقل اور دور ہٹانے کی طاقت سے یہ سورج اور چاند اور سیارے گھوم بھی رہے ہیں اور ایک دوسرے سے دور بھی ہیں تو قرآن مجید کے یہ ارشادات بھی معجزانہ ثابت ہوئے اور جدید تحقیقات یہ بھی مان رہی ہیں کہ سارے سیارے ستارے گھوم رہے ہیں

فائدہ:

سبحان اللہ چودہ سو سال پہلے قرآن مجید نے یہ اعلان کیا کہ یہ ستارے اور سیارے اور سورج تیر رہے ہیں آج ساری تحقیقات قرآن کے اس معجزانہ ارشادات کی تائید کر رہے ہیں۔

سارے جہانوں کا رب:

ارشاد باری تعالیٰ ہے.

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ

تمام تعریفیں اللہ تبارک وتعالیٰ کے لیے ہیں جو سارے جہانوں کا پالنے والا ہے

ایک حدیث میں حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی اور بھی زمینیں ہیں وہاں بھی آدم علیہ السلام ہیں۔ تمہارے آدم کی طرح اور وہاں بھی نوح علیہ السلام ہیں تمہارے نوح علیہ السلام کی طرح بعض بزرگوں کی رائے یہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی بے حساب زمینیں ہیں اور بہت ساری زمینیں ایسی ہیں جن میں قیامت قائم ہو چکی ہے اور جنت والے جنت جا چکے اور

جہنم والے جہنم جاچکے۔

آج نئی تحقیقات کی روشنی میں سائنس دان یہ کہہ رہے ہیں کہ اس کائنات میں بے حساب زمینیں اور کہکشائیں ہیں اور بعض کی رائے یہ ہے کہ زمین کے ذروں سے زائد زمینیں اور کہکشائیں ہیں عقلی طور پر بھی یہ بات صحیح معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تبارک وتعالی کی بے حساب زمینیں اور کہکشائیں ہوں کنز العمال کی ایک روایت میں آتا ہے کہ زمین کی عمر اللہ تبارک وتعالی کے دنوں کے اعتبار سے سات دن کی ہے اور اللہ تبارک وتعالی کے ہاں دن ایک ہزار سال کا ہے اس ترتیب پر دنیا کی عمر زیادہ سے زیادہ سات ہزار سال ہوگی تو کیا اللہ تبارک وتعالی کی ذات گرامی جو ازل سے ابد تک ہے یعنی اگر زمین کے ہر ذرے کے بقدر ایک کھرب سال بنائے جائیں تب بھی یہ زمانہ محدود ہی ہوگا جب کہ اللہ تبارک وتعالی کی ذات زمانوں سے ماوراء ہے۔ تو ملینیوں کھرب سال پہلے اور ملینیوں کھرب سال بعد کیا اللہ تبارک وتعالی نے مخلوق کی تخلیق نہ کی تھی یا نہ کریں گے تو رب العالمین کے ایک معنی یہ بھی ہیں کہ وہ سارے جہاں یعنی ساری کہکشاؤں اور زمینوں پر بسنے والی مخلوق کا خالق ہے۔

اللہ تبارک وتعالی کی تخلیق کی ہوئی کائنات کی وسعت کا ذرا اندازہ کیجئے کہ زمین کے ذروں کے بقدر کہکشائیں ہوں اور ہر کہکشاں ایک لاکھ نوری سال کی مسافت پر قائم ہو آپس میں کہکشاؤں کا فاصلہ لاکھوں نوری سال کا ہو اور ہر کہکشاں میں اربوں ستارے اور سیارے ہوں اور بعض سیارے کروڑوں مربع میل کے ہوں اور بعض سیارے کھربوں مربع میل کے ہوں اور بعض سیارے اتنے بڑے ہوں کہ ہمارے کیلکولیٹران کا حساب ہی نہ کرسکیں۔

زمین بیس کروڑ مربع میل کی ہے سورج زمین سے تیرہ لاکھ گنا بڑا ہے تو ذرا حساب کیجئے سورج کتنا بڑا ہوگا۔ پھر بعض ستارے سورج سے لاکھوں کروڑوں گنا بڑے ہیں اور بعض ستارے تو سارے کہ سارے ہیرے جواہرات کے بنے ہوئے ہیں اور یہ سارے ستارے لاکھوں سال سے جگمگا رہے ہیں تو ذرا سوچئے آج کل لوڈ شیڈنگ کے اس بحرانی دور میں انسان اپنے گھر اور ادارے کو روشن کرنے کے بارے میں سخت پریشان ہے بلڈ پریشر میں مبتلا ہے کہ بجلی کا بل کیسے ادا ہوگا جب کہ اللہ تبارک وتعالی کے پاس کتنے بے حساب روشنیوں کے خزانے ہیں اور اس نے ستاروں کو اپنے وسیع حجم کے ساتھ لاکھوں سال سے جگمگا رکھا ہے ایسے رب عظیم کی ہم کتنی تعمیل کر رہے ہیں کتنے اللہ کے حکم ہیں جو روزانہ ٹوٹتے ہیں کتنے اللہ تبارک وتعالی کے نواہی ہیں جن کی حرمت پامال کی جارہی ہے آنکھیں، کان، زبان، ہاتھ، پاؤں، جسم کا کونہ کونہ اللہ تبارک وتعالی کی عظیم نشانی ہے لیکن ان کو اللہ کی نافرمانیوں پر لگایا جارہا ہے۔

ڈارون کی باطل سوچ:

دنیا میں بہت سارے لوگ ڈارون کے نظریہ کو مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سارا جہاں اور سارے جہاں کا سارا نظام

خود بخود بن گیا یعنی نعوذ باللہ اس جہاں کا بنانے والا کوئی نہیں ہے؟ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ ایک اچانک دھماکہ ہوا یعنی (بگ بینگ) اوراس سے یہ سارے ستارے اور سیارے بن گئے اور ان کے عجیب وغریب محور مقرر ہو گئے ذرا سوچیۓ کہ اس دنیا میں ایک چھوٹا سا خیمہ ایک جھونپڑی ایک چھوٹا سا مکان کیا خود بخود بن سکتا ہے بغیر بنانے والے کے؟ یا پھر سائیکل، گاڑی اور ریل گاڑی جہاز ہیلی کاپٹر یہ خود بخود بن سکتے ہیں یا ان سب چیزوں کے لئے بنانے والے کی ضرورت ہے اور پھر دنیا میں گاڑیاں، جہاز، ریلیں، فیکٹریاں کیا خود بخود چل رہے ہیں یا ان سب کو چلانے والے کی ضرورت ہے۔

پھر یہ تمام چیزیں کسی دھماکے سے بن سکتی ہیں۔دھماکہ تو ہر چیز کو تباہ کر دیتا ہے کیا کبھی دھماکے سے عمارتیں کوٹھیاں کاریں جہاز وغیرہ بنے؟ جواب نفی میں ہی ہوگا تو پھرا تنا بڑا جہاں جس کو ماپنے اور ناپنے کے لئے نور کے پیمانے مقرر کرنا پڑتے ہوں اور نظام اتنا محکم ہو کہ لاکھوں سال میں ستاروں اور سیاروں کے محوروں میں منٹوں اور سیکنڈوں کا فرق بھی نہ آئے اور ایک سینٹی میٹر بھی یہ ستارے اور سیارے اپنے محور کو نہ چھوڑ سکیں سورج لاکھوں سال سے ایک محکم نظام کے تحت نکلتا ہے اور غروب ہوتا ہے اور اسی سے اوقات نماز کے کیلنڈر بنے ہوئے ہیں۔جس مہینے اور جس دن جو وقت طلوع اور غروب کا ہے سینکڑوں سال سے اس میں منٹوں کا فرق بھی نہیں آ رہا۔یہی حال تمام سیاروں اور ستاروں کا بھی ہے۔اور پھر ستارے اور سیارے چھوٹے بھی نہیں۔بے حساب حجم رکھتے ہیں زمین بیس کروڑ مربع میل کی ہے جس میں چودہ کروڑ مربع میل پر اللہ تبارک وتعالی نے سمندر تخلیق فرمادیئے سورج زمین سے تیرہ لاکھ گنا بڑا ہے۔بعض ستارے سورج سے لاکھوں کروڑوں گنا بڑے ہیں۔(''سبحانک ما اقدرک'' اے اللہ آپ پاک ہیں کتنی ہی قدرت والے ہیں)

ستاروں اور سیاروں کا فضاؤں میں گھومنا اللہ تبارک وتعالی کی عظیم نشانی

تمام دنیا کی کمپنیاں جب کوئی پراجیکٹ ترتیب دیتی ہیں عمارتیں بناتی ہیں تو ان کو زمین کے اوپر استوار کیا جاتا ہے اور ستونوں پر ترتیب دیا جاتا ہے جب کہ

اللہ تبارک وتعالی کی عظمتوں اور قدرتوں پر غور کریں کہ اللہ تبارک وتعالی نے بے حساب کہکشائیں اور ہر کہکشاں میں اربوں ستارے اور سیارے فضاؤں میں ایک محکم انداز میں ترتیب دے دیئے اور یہ تمام ستارے اور سیارے زمین اور سورج سمیت اللہ تبارک وتعالی کے حکم سے تیر رہے ہیں اور قائم ہیں ارشاد باری تعالی ہے۔

وَمِنْ آيَاتِهِ اَنْ تَقُوْمَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ بِاَمْرِهِ

ترجمہ:اللہ تبارک وتعالی کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ زمین وآسمان اللہ تبارک وتعالی کے امر سے قائم ہیں۔

تو ذرا غور کیجئے کروڑوں اور کھربوں مربع کلومیٹر کے یہ ستارے اور سیارے کیسے فضاؤں میں اللہ تبارک وتعالی کے امر

اور حکم سے قائم ہیں اور اپنے محوروں پر لاکھوں میل فی گھنٹہ کی رفتار سے رواں دواں ہیں اور ہزاروں، لاکھوں سال بیت گئے ان کے نظام میں ذرا برابر فرق نہیں آ رہا۔ سارے انسان، جن اور ملائکہ مل کر اتنی طاقت نہیں رکھتے کہ ایک پتے اور پتھر کو بھی فضا میں معلق کر سکیں اور گھوما سکیں۔

فائدہ:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے سورج، زمین، چاند، اربوں ستاروں اور سیاروں کے محور مقرر کر دیئے اور اپنی قدرت اور عظمت سے ایسا معجزانہ نظام ان کے گھومنے کا مقرر کر دیا کہ لاکھوں سال بیتنے کے باوجود ذرہ برابر فرق نہیں آتا اور جو وقت مقرر ہے وہ بھی معجزانہ ہے ہزاروں لاکھوں سال گزرنے کے باجود اس میں منٹوں اور سیکنڈوں کا فرق بھی نہیں آ رہا خوب غور فرمائیں اور تفکر کریں۔

سیاروں کی مختلف معجزانہ رفتاریں اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کی عظیم نشانیاں

عطارد کی رفتار: 169200 (ایک لاکھ انہتر ہزار دو سو) کلومیٹر فی گھنٹہ

زھرہ کی رفتار: 126000 (ایک لاکھ چھبیس ہزار) کلومیٹر فی گھنٹہ

زمین کی رفتار: 104400 (ایک لاکھ چار ہزار چار سو) کلومیٹر فی گھنٹہ

مریخ کی رفتار: 86400 (چھیاسی ہزار چار سو) کلومیٹر فی گھنٹہ

مشتری کی رفتار: 46800 (چھیالیس ہزار آٹھ سو) کلومیٹر فی گھنٹہ

زحل کی رفتار: 21600 (اکیس ہزار چھ سو) کلومیٹر فی گھنٹہ

یورینس کی رفتار: 21600 (اکیس ہزار چھ سو) کلومیٹر فی گھنٹہ

نیپچون کی رفتار: 18000 (اٹھارہ ہزار) کلومیٹر فی گھنٹہ

پلوٹو کی رفتار: 14400 (چودہ ہزار چار سو) کلومیٹر فی گھنٹہ

فائدہ:

غور کریں کہ اربوں کھربوں ستارے اور سیارے اور ان کی یہ عجیب وغریب رفتاریں کس نے بنائیں اور پھر ان مذکورہ سیاروں کی مذکورہ رفتاریں جب ایک گھنٹہ میں اتنی ہیں تو مہینے میں کتنی ہوں گی اور سالوں اور صدیوں میں کتنی ہوں گی اور پھر نظام بھی ایسا معجزانہ کہ صدیاں بیت جائیں ان رفتاروں میں سیکنڈوں اور منٹوں کا فرق نہ آئے بڑی بڑی حکومتوں کے پاس گاڑیاں

چلانے کے لیے ڈیزل اور پیٹرول کے پیسے ختم ہو جاتے ہیں جب کہ وہ گاڑیاں چھوٹی چھوٹی ہوتی ہیں جب کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت اور عظمت کا اندازہ کیجئے کہ بے حساب وزنی ستارے اور سیارے کس طرح بغیر پیٹرول اور ڈیزل کے لاکھوں سال سے معجزانہ رفتاروں سے گھوم رہے ہیں

ستاروں اور سیاروں کی گہرائی اور موٹائی اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کی عظیم نشانیاں

عطارد کی گہرائی اور موٹائی:4878 کلومیٹر(چار ہزار آٹھ سو اٹھتر)

زھرہ کی گہرائی اور موٹائی:12104 کلومیٹر(بارہ ہزار ایک سو چار)

زمین کی گہرائی اور موٹائی:12756 کلومیٹر(بارہ ہزار سات سو چھپن)

مریخ کی گہرائی اور موٹائی:6794 کلومیٹر(چھ ہزار سات سو چورانوے)

مشتری کی گہرائی اور موٹائی:42800 کلومیٹر(بیالیس ہزار آٹھ سو)

زحل کی گہرائی اور موٹائی:1200000 کلومیٹر(بارہ لاکھ)

یورینس کی گہرائی اور موٹائی:52000 کلومیٹر(باون ہزار)

نیپچون کی گہرائی اور موٹائی:48400 کلومیٹر(اڑتالیس ہزار چار سو)

پلوٹو کی گہرائی اور موٹائی:22084 کلومیٹر(بائیس سو چوراسی)

فائدہ:

سارا جہاں مل جائے تو ایک مربع کلومیٹر سیارہ بنا نہیں سکتا اور نہ ہی اسکو فضاؤں میں گھوما سکتا ہے اللہ رب العزت کتنی عظمت شان اور قدرتوں والے جس نے زمین کے ذروں سے بھی زائد کہکشائیں بنائیں اور ہر کہکشاں میں بے حساب حجم کے اربوں ستارے سیارے بنا دیے جن میں بعض ستارے پورے کے پورے ہیرے جواہرات کے بنے ہوئے ہیں۔

مکتبہ الشاملہ(کتب الموقع جدید) میں ایک کتاب ہے جو ۲۰ جلدوں میں ہے آیات اللہ بہت ہی پیاری کتاب ہے سائنسی حوالے سے ۲۵۰ سے زائد محققین کی تحقیقات کی روشنی میں لکھی گئی ہے وقت نکال کر ضرور مطالعہ کریں ایمان تازہ ہوگا۔

عظیم طاقت والا رب:

قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔

وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَهُمَا فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ وَمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ

ترجمہ: ہم نے آسمان اور زمین کو اور جو کچھ اس کے درمیان میں ہے اس کو تخلیق کیا چھے دنوں میں اور ہمیں کوئی تھکاوٹ نہیں ہوئی۔

ذرا غور کیجئے ہم ایک چھوٹی سی عمارت بنانا چاہتے ہیں تو اس کے بنانے کے بارے میں غور کرتے ہیں اس کا نقشہ سوچتے ہیں دوسروں سے مشورہ کرتے ہیں پھر اس کی کھدائیاں کرواتے ہیں اور پھر اس کی بنیادیں ڈالتے ہیں دیواریں کھڑی کرتی ہیں الغرض یہ کہ اس کی تکمیل تک سینکڑوں انسان اور کام کروانے والا انجینئر ٹھیکیدار مستری، مزدور، اور کتنے شعبوں کے لوگ اس کی تعمیر میں حصہ دار بنتے ہیں اور وہ بار بار تھک جاتے ہیں آرام کرتے ہیں پھر کام کرتے ہیں اور پھر جا کر ایک چھوٹی سی عمارت جو چند کنالوں اور ایکڑوں پر مشتمل ہوتی ہے تعمیر ہوتی ہے اللہ تبارک وتعالی کی عظمت اور قدرت پر ذرا غور تو کریں کہ اللہ تبارک وتعالی نے میلینوں کھرب سے بھی زائد کی کہکشائیں اپنے ارادے سے تخلیق کیں اور کہکشائیں بھی ایسی کہ ایک ایک کہکشاں کا فاصلہ ایک لاکھ نوری سال کی مسافت کا، کلومیٹر کے پیمانے وہاں فیل ہو جائیں نوری مسافتیں قائم کرنی پڑیں پھر ہر کہکشاں اربوں ستاروں اور سیاروں پر مشتمل ہو اور ہر ستارے اور سیارے کے لیے جگہ اور محور متعین ہو اور لاکھوں سال بیتنے کے باوجود اس نظام میں خلل نہ آئے۔ ان سب کو بنانے کے باوجود اللہ تبارک وتعالی نے فرمایا" وما مسنا من لغوب" ہمیں کوئی تھکاوٹ نہیں "سبحانک ماقدرک" اے اللہ آپ پاک ہیں کتنی ہی قدرت والے ہیں۔

پرندے اللہ تبارک وتعالی کی عظیم نشانی

اللہ تبارک وتعالی کا ارشاد گرامی ہے۔

اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صٰفّٰتٍ وَيَقْبِضْنَ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ

ترجمہ؛ کیا لوگ دیکھتے نہیں پرندوں کی طرف کہ ان کے اوپر ہی موجود ہوتے ہیں کبھی پروں کو کھولتے ہیں کبھی ان کو بند کرتے ہیں ان کو سوائے رحمٰن کے اور کون تھامنے والا ہے۔

سارا جہاں مل جائے سارے جہاں کے دماغ مل جائیں سارے سائنس دان سارے انس وجن ملائکہ مل جائیں تو ایک پرندہ تخلیق نہیں کر سکتے اللہ تبارک وتعالی کی عظمتوں اور قدرتوں پر قربان جاؤں کہ وہ اکیلے ہی کروڑوں قسم کے مختلف رنگوں والے مختلف ڈیزائنوں والے مختلف بولیوں والے کھربوں پرندے یومیہ تخلیق فرما رہے ہیں اور جن پرندوں میں جو رنگ جو ڈیزائن جو صفات اللہ تبارک وتعالی نے تخلیق کے وقت مقرر کر دی ہیں ہزاروں سال گزرنے کے باوجود بھی ان پرندوں کے انڈوں سے اسی رنگ اور نسل کے بچے تخلیق پا رہے ہیں۔

فائدہ:

اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظمت اور قدرت پر غور کیجئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کھرب ہا کھرب چیزوں کے خالق ہیں اور ہر چیز کی سو فیصد ضرورتوں کو جانتے ہیں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے کھرب ہا کھرب چیزوں کو تخلیق فرمایا اور ان کی سو فیصد ضرورتوں کو مدنظر رکھ کر تخلیق کیا پرندوں کو تخلیق کیا پھر ان کو گھر بنانے کا سلیقہ عطا فرمایا انڈے کیسے دینے ہیں اور انڈوں پر کیسے بیٹھنا ہے اپنے بچوں کو کیا کھلانا ہے کیسے پرورش کرنی ہے یہ سب کچھ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کے دماغوں میں ان کی تخلیق کے وقت ڈال دیا ہے پھر پرندے چونکہ چیزوں کو پکا کر نہیں کھا سکتے اس لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو ایسے معدے عطا فرمائے جو کچے دانوں کو آرام سے ہضم کر لیں اسی طرح پرندے چونکہ کنگھی نہیں کر سکتے اس لیے اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کو پر اس طرح سیٹ کر کے عطا کیے کہ پوری زندگی ان کو اپنے پروں کو کنگھی کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی اور نہ ہی ان کی سیٹنگ خراب ہوتی ہے۔

اسی طرح پرندے اپنے کپڑے دھو نہ سکتے تھے اس لیے ان کو ایسے خوبصورت ڈیزائنوں والے پر عطا کئے جن کو پوری زندگی دھونے کی ضرورت نہیں ہے پھر چونکہ پرندوں نے اڑنا تھا اس لیے پر ایسے عطا کئے جن کی ڈنڈی اندر سے خالی ہوتی ہے تا کہ وزن زیادہ نہ ہو جائے اسی طرح پرندے چونکہ چگ کر کھاتے ہیں تو انہیں ہونٹوں کے بجائے چونچ عطا کی۔ اگر ہونٹ ہوتے تو چگنے کی صورت میں زخمی ہو جاتے پھر وہ پرندے جو دانہ چگتے ہیں ان کی چونچیں الگ قسم کی بنائیں اور وہ پرندے جو گوشت کھاتے ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان کی چونچیں کٹر نما مڑی ہوئی بنائیں اور بعض پرندے درختوں کے تنوں پر سوراخ کر کے غذا حاصل کرتے ہیں اور اپنے گھر بناتے ہیں تو ان کو لمبی چونچیں ڈرل نما عطا فرمائیں تا کہ وہ آرام سے درختوں کے تنوں میں سوراخ کر کے اپنی غذا حاصل کر سکیں۔ اور اپنے گھر بنا سکیں۔

پرندوں کے لیے گرمی سردی سے بچنے کا عجیب وغریب نظام:

پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے پرندوں کے لیے گرمی سردی سے بچنے کے لیے عجیب وغریب انتظام فرمایا کہ جب سردی شدید ہوتی ہے تو ان کے جسم کا ٹمپریچر بڑھ جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے ان کو سردی کم لگتی ہے اور جب گرمی بڑھتی ہے تو ان کے جسم کا ٹمپریچر کم ہو جاتا ہے اسی وجہ سے ان کو گرمی کم لگتی ہے پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی قدرت سے تمام پرندوں کو ان کی تمام غذائیں ان کے دماغ میں فطرتاً ودیعت کر دیں ہر پرندہ اپنی غذا کو اچھی طرح پہچانتا ہے اور اسے یہ بھی معلوم ہے کہ اس نے کون سی چیز کھانی ہے اور کون سی نہیں ایک چھوٹے سے چوزے کو لے لیں جس کے پاس اس کی ماں بھی نہ ہو اور ماں کے ساتھ رہا بھی نہ ہو

اسے اپنی غذاؤں کے بارے میں سارا علم ہوتا ہے کہ کون سی چیز کھانی ہے کون سی نہیں اس لیے وہ زمین سے انہیں چیزوں کو چگ کر کھاتا ہے جو اس کے لیے فائدہ مند ہے اور جو نقصان دہ چیزیں ہیں ان سے وہ بچتا ہے۔

اسی طرح ان معصوم پرندوں کو یہ بھی معلوم ہے کہ ان کا دوست کون ہے اور ان کا دشمن کون ہے ایک معصوم چوزہ چیل اور کوے کے آنے پر کیسے چھپنے کی کوشش کرتا ہے اسے کس نے بتایا یہ تمہارے دشمن ہیں انسان اپنے بچوں کو دوست اور دشمن کا فرق بتاتا ہے کافی سمجھانے کے بعد وہ دوست اور دشمن کو پہچانتے ہیں اور پھر بھی غلطی کر جاتے ہیں لیکن یہ پرندے جن کی فطرت میں اللہ نے دوست اور دشمن کا فرق ڈال دیا ہے وہ دشمن کو دیکھتے ہی اپنا بچاؤ کرنے لگتے ہیں۔

پرندوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کی عظیم نشانیاں:

بہت سارے پرندے سردیوں اور گرمیوں میں مختلف علاقوں کا رخ کرتے ہیں اور اس کے لیے ہزاروں میل کا سفر کرتے ہیں لیکن وہ اس سفر میں مشرق ومغرب شمال وجنوب کا فرق واضح طور پر جانتے ہیں اور اپنے سفر میں جس منزل کی طرف رواں دواں ہوتے ہیں اس میں خطا نہیں کرتے یہاں تک کہ بعض پرندے سمندروں میں جہاں سمت کا تعین کرنا بہت مشکل ہوتا ہے یہ پرندے سمندر کے ہزاروں میل کے سفر میں مشرق اور مغرب شمال اور جنوب کا سارا علم رکھتے ہیں اور اپنی منزل کی طرف ہی رواں دواں رہتے ہیں اور ذرا سی خطا نہیں کرتے۔ یہ ساری کیفیت اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی عظیم شفقت سے ان پرندوں کو عطا کی ہے۔

پھر پرندوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے مضبوط قسم کے پر عطا کئے ہیں پرندے بعض اوقات ہزاروں میل کے سفر میں ملینوں مرتبہ اپنے پروں کو حرکت دیتے ہیں نہ تو ان کے پر تھکتے ہیں نہ ان میں خرابی پیدا ہوتی ہے انسان کی بنائی ہوئی مشیزی بار بار خراب ہو جاتی ہے اس کے پرزے تبدیل کرنے پڑتے ہیں ہمارے گھروں میں چلنے والی گاڑیاں آئے دن مکینک کے پاس پہنچی ہوتی ہیں۔ لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ نے کروڑوں قسم کے اربوں پرندے تخلیق فرمائے اور اس محکم انداز میں تخلیق کئے کہ زندگی بھر ان پرندوں کو کوئی بڑی پریشانی پیش نہیں آتی۔

بعض پرندوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے یہ عجیب وغریب صلاحیت عطا فرمائی کہ وہ دریا اور سمندروں میں دور فضاء سے مچھلیوں کو دیکھ لیتے ہیں اور پھر اڑتے ہوئے پانی کے اندر دور تک چلے جاتے ہیں اور مچھلی کا شکار کرتے ہیں اور پھر اس مچھلی کو منہ میں لے کر پانی سے نکلتے ہیں اور اڑان بھرتے ہیں اور فضاؤں میں اڑنے لگتے ہیں نہ ہی کسی رن وے کی ضرورت ہے اور نہ ہی ان کے پر گیلے ہو کر خراب ہوتے ہیں۔

اور بعض پرندوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اتنی تیز نظریں عطا کی ہیں کہ وہ دور سے اپنے شکار کو دیکھ لیتے ہیں یہاں تک کہ

پانی میں بھی وہ اپنے شکار کو دیکھ لیتے ہیں اور تیزی سے جھپٹ کر شکار کر لیتے ہیں۔ باز کو اللہ تبارک وتعالی نے عجیب وغریب اڑنے کی صلاحیت دی ہے وہ ساڑھے تین سوکلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑتا ہے اور اپنے شکار پر جا گرتا ہے بعض پرندے ایسے بھی ہیں جو دس گیارہ انداز میں آوازیں نکالتے ہیں۔ ہم سب کو چاہیے کہ ان پرندوں کو دیکھا کریں اور ان کی تخلیق ان کے رنگوں ان کی آوازوں پر غور کیا کریں اس سے ایمان میں اضافہ ہوگا۔

نوٹ: اللہ تبارک وتعالی کی نشانیوں پر مختلف قسم کی سی ڈیز تیار کی گئی ہیں جس میں اللہ تبارک وتعالی کی نشانیوں اور قدرتوں کے مناظر کو بڑے ہی احسن انداز میں ترتیب دیا گیا ہے ان سی ڈیز کو جامعہ سیدہ حفصہ ؓ کے پیج پر ملاحظہ فرمائیں اور اگر ہو سکے تو ان سی ڈیز کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کریں۔ اور اسی ترتیب پر اور سی ڈیز تیار کی جائیں۔

بے حساب قدرتوں والا رب:

ہمیں چھوٹا سا مکان بنانا ہو یا چھوٹا سا دفتر یا ادارہ ہو تو اس کو بنانے کے لیے بہت سارے لوگ بیٹھ کر سوچتے ہیں کہ کیسے بنانا ہے کیسے ترتیب دینا ہے پھر بہت سارے لوگ اس کو مل کر بناتے ہیں کئی ماہ یا سال تھکنے کے بعد ایک چھوٹا سا گھر یا چھوٹا سا ادارہ تعمیر ہو پاتا ہے اور بہت سارے لوگ اس میں بار بار تھک چکے ہوتے ہیں جب کہ اللہ رب العزت نے بیس کروڑ مربع میل کے علاقے پر مشتمل عظیم الشان زمین بنائی جس میں چودہ کروڑ مربع میل کے علاقے پر عظیم الشان سمندر بنا دیے ڈیڑھ لاکھ مربع میل کے علاقے میں قطب شمالی اور قطب جنوبی میں برف کے بے حساب ذخائر محفوظ کر دیے اور زمین کے اندر لاکھوں قسم کے میلینوں کھرب ٹن مختلف ذخائر محفوظ کر دیے اور اس کے باوجود اللہ رب العزت قرآن میں فرماتے ہیں کہ مجھے تھکاوت نہیں ہوئی سورج پر نظر ڈالیے جو زمین سے تیرہ لاکھ گنا بڑا ہے اور ہزاروں سال سے آب وتاب کے ساتھ روشن ہے اور رواں دواں ہے اللہ رب العزت کی عظمت پر غور کیجئے کہ اللہ رب العزت نے توانائی کے کیسے عظیم ذخیرے سورج میں رکھے ہیں کہ ذرہ برابر کمی نہیں آرہی، ستاروں پر غور کریں جن میں بعض ستارے سورج سے بھی ہزاروں گناہ بڑے ہیں اور ان میں توانائی سورج سے ہزاروں گنا زیادہ ہے تو غور کریں اللہ رب العزت کیسے عظمت والے ہیں کہ کیسی عظیم الشان چیزیں تخلیق فرما دیں

غور کریں:

پھر اس پر بھی غور کریں کہ دنیا میں قابل استعمال حصہ بیس کروڑ مربع میل میں سے صرف اور صرف دوڈھائی کروڑ مربع میل ہے جس میں دنیا کے سینکڑوں ملک اور اربوں لوگ اور کھربوں مخلوقات بستی ہیں اور جنت جس میں اللہ رب العزت ایک اکیلے انسان کو کروڑوں مربع میل کی ایک جنت عطا فرمائیں گے جو ساری کی ساری ہیرے جواہرت، مشک اور عنبر کی بنی ہوئی ہو

گی جہاں کا ایک ایک محل ستر ستر ہزار کمروں پر مشتمل ہوگا اور تمام کمروں میں ہزاروں قسم کے انواع اور کھانے موجود ہوں گے اور یہ ستر ہزار کمرے سونے اور چاندی کے بنے ہوئے ہوں گے اور اللہ تبارک وتعالیٰ ایک جنتی کو اتنا دودھ نصیب فرمائیں گے کہ وہ ساری دنیا کے اندر موجود دودھ سے زیادہ ہوگا کہ اس کی نہریں بہیں گی اور اتنا شہد عطا فرمائیں گے کہ دنیا میں موجود سارے شہد سے زیادہ ہوگا کہ اس کی نہریں بہیں گی اور ہر جنتی کو اتنی عظیم جوانی عطا فرمائیں گے کہ ساری دنیا کے انسانوں کی جوانی سے زیادہ ایک انسان کو جوانی عطا فرمائیں گے اور ساری دنیا کی عورتوں اور مردوں کے حسن سے زیادہ ایک جنتی مرد اور عورت کو حسن عطا فرمائیں گے۔ کتنے خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو جنت کی تیاری میں زندگی گزار دیتے ہیں۔

فائدہ:

ساری دنیا کے حسین مرد اور عورتیں رات کو اکھٹے ہو جائیں تو تھوڑی سی روشنی بھی پیدا نہیں ہو سکتی جب کہ اللہ رب العزت جنتی کے چہرے کو اتنا حسن عطا فرمائیں گے کہ وہ دنیا میں جھانکے تو سورج سے زیادہ دنیا کو روشن کر دے اور ایک جنتی کو اتنی نعمتیں عطا فرمائیں گے کہ وہ ساری دنیا میں سارے انسانوں کو دی جانے والی نعمتوں سے زیادہ ہوں گی۔

مچھر اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نشانی:

مچھر کی تقریباً ایک سو آنکھیں ہوتی ہیں یہ مخلوط آنکھیں اس کے سر کی چوٹی پر ہوتی ہیں مچھر کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے عجیب صلاحیت دی ہے وہ رات کے اندھیرے میں خون چوسنے کی جگہ تلاش کرتا ہے پھر اپنے عجیب وغریب سرنج کو خون چوسنے کے لئے استعمال کرتا ہے سرنج کے اوپر علیحدہ غلاف چڑھا ہوتا ہے غلاف کو وہ پیچھے کرتا ہے اور اپنے جبڑوں کے ذریعے جو چاقو کی طرح تیز ہوتا ہے اور اس میں تیز دھار دانت بھی ہوتے ہیں جو پیچھے کی جانب مڑے ہوئے ہوتے ہیں مچھر ایک آرے کی مانند اپنے جبڑے کو آگے پیچھے حرکت دیتا ہے اور انسان کی کھال کاٹ دیتا ہے اور پھر اپنی نرم ونازک سرنج کو اندر داخل کر کے خون چوسنے کا عمل شروع کرتا ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی قدرت سے مچھر کے اندر ایک ایسا خاص قسم کا مادہ رکھا ہے جو مچھر کاٹنے کی جگہ پر لگا دیتا ہے اور اگر یہ نہ لگائے تو وہاں سے خون نکل کر لوتھڑا بن جائے اور انسان کے لئے سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑے سوچنے والی بات ہے کہ مچھر کو ایک ایسا نرم ونازک سرنج جو چاقو کی طرح تیز ہے اور اس میں چھوٹے چھوٹے آرے کی مانند نوکیلے دانت ہیں اس کو کس نے عطا کیے اور ایک کمزور ضعیف سے مچھر کو کس نے بتایا کہ خون چوسنے کے بعد وہاں ایک خاص قسم کا مادہ لگانا ہے پھر غور طلب بات یہ بھی ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے کمزور اور ضعیف سے مچھر کو کیسی عجیب وغریب سرنج عطا کی ہے اور کٹر ایسے ہیں جو

اتنے نرم ونازک ہیں کہ انسان کے جسم میں داخل ہوجاتے ہیں اور انسان کو پتہ بھی نہیں چلتا۔

مچھروں کی نشوونما ایک بڑا حیران کن عمل ہے مچھر بننے سے قبل ننھا سا لاروا یعنی مچھر کا ننھا سا بچہ مختلف عجیب وغریب مراحل سے گزر کر ایک مچھر بنتا ہے مادہ مچھر موسم گرما یا خزاں میں گیلے پتوں پر یا خشک تالابوں میں انڈے دیتی ہے انڈے دینے سے قبل وہ زمین کا جائزہ بڑی احتیاط سے لیتی ہے جس کے لئے وہ اپنے پیٹ کے نیچے نرم ونازک ایک خاص قسم کے آلے کو جسے انگریزی میں **(Receptors)** کہتے ہیں مناسب جگہ ملنے پر یہ ایک ملی میٹر سے بھی کم حصے میں قطاروں میں بہت سارے انڈے دیتی ہے جن کی تعداد بعض اوقات تین تین سو تک پہنچ جاتی ہے صاف ستھرے انڈے تھوڑی دیر کے اندر سیاہ ہوجاتے ہیں اور دو گھنٹے میں مکمل سیاہ ہوجاتے ہیں سیاہ رنگ انہیں دوسرے کیڑے مکوڑوں اور پرندوں کی نظروں سے بچائے رکھتا ہے پھر انڈوں سے لاروا یا مچھر کے بچے نکلتے ہیں ان کی کھال بھی الله تبارک وتعالی کی عظیم قدرت ہے باہر کے ماحول کے مطابق تبدیل ہوجاتا ہے یہ عمل ان کی حفاظت کا انتظام کرتا ہے

اونٹ اللہ تبارک وتعالی کی قدرت کی عظیم نشانی:

قرآن مجید میں اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے۔ کیا لوگ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کے کیسے بنائے گئے۔ اونٹ اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت وعظمت اور کاری گری کا عظیم شاہکار ہیں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اونٹ کو عجیب وغریب صلاحیتوں سے نوازا ہے اونٹ **50°** درجہ حرارت پر آٹھ روز تک بغیر پانی اور خوراک کے زندہ رہ سکتا ہے اور اس عرصے میں وہ اپنے جسم کے وزن کا **22** فیصد حصہ استعمال کر چکا ہوتا ہے اگر انسان کے جسم کا **12** فیصد پانی کم ہوجائے تو موت واقع ہوجائے گی جبکہ ایک دبلا پتلا اونٹ جس کے اپنے جسم کا **40** فیصد پانی بھی ختم ہوجائے تو وہ زندہ رہ سکتا ہے

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اونٹ کے اندر سخت گرمی برداشت کرنے کی صلاحیت رکھی ہے سعودی عرب اور شمالی افریقہ کے اونٹ وسطی ایشیاء کے بلند ترین علاقوں میں **52°** درجہ حرارت کی گرمی کو برداشت کر لیتے ہیں اونٹ تقریباً دس منٹ میں **130** لیٹر پانی پی سکتے ہیں اونٹ کی ناک میں ایک بڑی اور خم دار لعابی بناوٹ ہے جس کی وجہ سے اونٹ ہوا میں نمی کا **66%** حصہ محفوظ رکھ سکتا ہے اونٹ ایک دن میں **50** تا **30** کلوگرام خوراک کھا سکتا ہے سخت اور مشکل حالات میں یہ صرف **2** کلوگرام گھاس یومیہ کھا کر ایک ماہ تک زندہ رہ سکتا ہے

اونٹوں کے ہونٹ مظبوط اور ربڑ کی مانند لچک دار ہوتے ہیں جس کی وجہ سے وہ ایسے نوک دار کانٹے بھی کھا سکتا ہے جو موٹے چمڑے میں سوراخ کر دیں اونٹ کا نظام ہضم بہت مظبوط ہوتا ہے کہ جو کچھ بھی کھایا جائے وہ بھی ہضم ہوجائے یہاں تک کے ربڑ بھی کھا لے تو وہ بھی ہضم ہوجائے گا اونٹ چونکہ عام طور پر صحرائی علاقوں میں ہوتے ہیں اور وہاں پر چونکہ ریت بہت اڑتی

ہے تو اونٹوں کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے خاص قسم کی دو پلکیں عطا کی ہیں جو اونٹ کی آنکھوں کو ریت کے بگولوں سے محفوظ رکھ سکیں اور نتھنوں میں ریت نہ جائے اس لئے اونٹ کے ناک اور کان لمبے لمبے بالوں سے ڈھکے ہوتے ہیں جو اونٹ کو ریت اور مٹی کے بگولوں سے محفوظ رکھتے ہیں اونٹ کے جسم پر لچھے دار بال ہوتے ہیں یہ بال صحرا کی جھلسا دینے والی دھوپ کو اونٹ کی کھال تک نہیں پہنچنے دیتے سخت سردی میں یہ بال اونٹ کو گرم رکھتے ہیں

اونٹوں کے پاؤں میں دو پنجے ہوتے ہیں ایک گدی نما لچک دار پیٹ سے جڑے ہوتے ہیں اس ساخت کی وجہ سے وہ اس قابل ہوتے ہیں کہ وہ زمین پر اپنی گرفت کو مظبوط رکھ سکیں ان کے پاؤں میں چار چربیلے گیند نما ٹکڑے ہوتے ہیں اس قسم کے پاؤں ہر قسم کی زمین پر چلنے کے لئے موزوں ہوتے ہیں اس کے گھٹنوں پر سخت کھال ہوتی ہے جو سینگ سے بھی زیادہ سخت ہوتی ہے جب اونٹ تپتی ریت پر بیٹھنے کے لئے گھٹنے ٹیکتا ہے تو یہ سخت کھال اونٹ کو زخمی ہونے سے بچاتی ہے۔

اونٹوں وغیرہ کی جگالی اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نشانی ہے:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی شان اور اپنی قدرت سے اونٹوں اور بعض جانوروں کو دو دو معدے عطا فرمائے ہیں یہ جانور پہلے گھاس وغیرہ کھاتے ہیں تو ایک معدے میں غذا چلی جاتی ہے اور اس کے بعد ان جانوروں کو اللہ تبارک وتعالیٰ نے عجیب وغریب صلاحیت دی ہے جب یہ ارادہ کرتے ہیں تو غذا معدے سے منہ میں آجاتی ہے اور یہ اس کو دوبارہ خوب چباتے ہیں اور اس سے لذت لیتے ہیں اور انجوائے کرتے ہیں اس عمل کو اردو میں جگالی کرنا کہتے ہیں۔

اور پھر اس عمل کے بعد دوبارہ غذا کو اللہ کے امر سے دوسرے معدے میں بھیج دیتے ہیں چند دن قبل عیدالاضحیٰ کے موقع پر ایک اونٹ قربانی کے لئے آیا تو وہ جگالی کرر ہا تھا تو میں کچھ دیر بیٹھ کر اس کے جگالی کرنے کو دیکھتا رہا کہ کس طرح اس کے معدے سے غذا اس کی لمبی گردن سے منہ میں آرہی ہے اور باقاعدہ غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ گردن کے نچلے حصے میں سے غذا آتی ہوئی باقاعدہ دیکھی جاسکتی ہے ہمیں چاہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی ان نشانیوں پر خوب غور کریں۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظیم نشانیوں میں خوب غور کریں:

اللہ تبارک وتعالیٰ کی نشانیاں ساری کائنات میں بے حساب اور بے شمار ہیں ارشاد باری تعالیٰ ہے ’’ وَفِـــىْ الْأَرْضِ آيَـاتٌ لِّلْمُوقِنِيْنَ وَفِـىْ أَنفُسِكُمْ أَفَلَا تُبْصِرُوْن ‘‘ زمین میں نشانیاں ہیں یقین کرنے والوں کے لیے اور تمہارے اندر بھی ہیں کیا تم غور نہیں کرتے۔ اگر ہم سائنس کا مطالعہ کریں تو بہت ساری ایسی چیزیں سامنے آرہی ہیں کہ ان پر اگر ہم غور کریں تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظمت اور قدرت کا یقین دل میں بیٹھ جائے میں جب سائنس کی کتابوں کا مطالعہ کرتا ہوں تو اسی سوچ کے ساتھ

کرتا ہوں کہ اللہ تبارک وتعالی کی نشانیوں کو کائنات میں ڈھونڈا جائے انسان میں اللہ تبارک وتعالی کی قدرت کی نشانیاں ہیں۔ سائنس دان کہتے ہیں کہ انسانی جسم میں ہر سیکنڈ خون کے ڈیڑھ کروڑ نئے خلیات بنتے ہیں اور اتنے ہی پرانے خلیات ختم ہو جاتے ہیں ذرا سوچیئے سارا جہاں مل جائے تو ایک خلیہ پیدا نہیں کر سکتا اللہ تبارک وتعالی کتنی عظمت اور قدرت والے ہیں کہ انہوں نے اپنی شان اور قدرت سے انسانی جسم میں ایسا نظام بنا دیا کہ ہر سیکنڈ میں خون کے ڈیڑھ کروڑ نئے خلیات جنم لے رہے ہیں اور پھر دنیا کے تمام انسانوں تمام جانوروں اور تمام کیڑے مکوڑوں میں کتنے بے حساب خلیے فی سیکنڈ پیدا ہوتے ہوں گے۔

اللہ تبارک وتعالی کی قدرت کی عظیم نشانی ہے کہ ایک انسان میں تقریباً دس ہزار خوشبوؤں اور بدبوؤں کو شناخت کرنے کی صلاحیت ہے سبحان اللہ ذرا غور کریں کہ یہ سارا عجیب وغریب سسٹم انسان کی ناک میں کس نے رکھ دیا کہ وہ دس ہزار خوشبوؤں اور بوؤں کی شناخت کر سکتا ہے کتے کے بارے میں لکھا ہے کہ اس میں پچاس ہزار سیل ہوتے ہیں جو خوشبوؤں کی اور بوؤں کی شناخت کرتے ہیں جب کہ انسانی ناک میں پانچ ہزار سیل ہوتے ہیں ذرا سوچیئے تو سہی کہ ایک انسان میں یہ پانچ ہزار سیلز خوشبوؤں کو سونگھنے والے کس نے رکھے اور سارے انسانوں اور سارے درندوں اور کیڑے مکوڑوں میں کتنے سیل ہوں گے خوشبو سونگھنے کے لیے۔

اللہ تبارک وتعالی کی قدرت کی عظیم نشانی ہے کہ ایک انسان کا دل ایک دن میں ایک ہزار تا پندرہ سو گیلن خون پمپ کرتا ہے اور اوسط زندگی میں تین لاکھ ٹن خون پمپ کرتا ہے اور ستر سال میں انسان کا دل تین ارب مرتبہ دھڑکتا ہے اور انسان میں خون کی ایک لاکھ کی لائنیں ہیں اور چھوٹی بڑی لائینیں ملا کر کل لائینیں پچیس کھرب بن جاتی ہیں ذرا غور کیجئے اور سوچیئے کہ اللہ تبارک وتعالی نے کیسے اپنی قدرت سے دل کو اتنا مضبوط بنایا کہ ستر سال تک دھڑکتا ہی چلا جاتا ہے اور اکثر کوئی خرابی نہیں آتی ہماری موٹریں تھوڑا عرصہ مستقل چل جائیں تو خراب ہو جاتی ہیں جب کہ دل ایک دن میں ہزار تا پندرہ سو گیلن خون پمپ کر کے ایک لاکھ کلومیٹر کی پچیس کھرب چھوٹی بڑی نالیوں میں خون کو پہنچاتا ہے۔

جب ایک چند فٹ کے چھوٹے سے انسان میں ایک لاکھ کلومیٹر ۲۵ کھرب چھوٹی بڑی لائینیں ہیں تو بڑے بڑے جانوروں میں کتنی لائنیں ہوں گی اور ساری دنیا کے انسانوں پرندوں، جانوروں، اور سمندر کی مخلوق میں کتنی بے حساب لائنیں اللہ تبارک وتعالی نے اپنی شان اور قدرت سے بچھا دی ہیں۔ جب کہ سارا جہاں ایک کلومیٹر کی لائینیں رگوں کی نہیں بنا سکتا۔

اللہ تبارک وتعالی کی قدرت کی عظیم نشانی ہے کہ دنیا میں جانوروں کی تقریباً بیس لاکھ انواع دریافت ہو چکی ہیں سبحان اللہ ہر جانور اللہ تبارک وتعالی کی قدرت کی عظیم نشانی ہے سارے انس وجن ملائکہ مل کر ایک قسم کا ایک جانور نہیں بنا سکتے اللہ تبارک وتعالی

کتنی عظمت قدرت اور شان والے کہ انہوں نے بیس لاکھ انواع کے ملینوں کھرب جانور تخلیق کر دیئے۔

اللہ تبارک وتعالی کی قدرت کی عظیم نشانی ہے کہ دنیا میں حشرات کی سات لاکھ انواع ددریافت ہو چکی ہیں سبحان اللہ ذرا غور کیجئے کہ ہم ایک بھی حشرات الارض میں سے ذی روح پیدا نہیں کر سکتے ایک مچھر ایک مکھی نہیں بنا سکتے اللہ تبارک وتعالی کتنے بے حساب قدرتوں عظمتوں والے ہیں کہ دنیا میں حشرات کی سات لاکھ انواع کے ملینوں کھرب حشرات پیدا کر دیئے۔

اللہ تبارک وتعالی کی قدرت کی عظیم نشانی ہے کہ سائنس دان کہتے ہیں کہ مکڑی کی آٹھ آنکھیں ہوتی ہیں اور مکڑی کے سونگھنے کا عضو یعنی ناک ٹانگوں میں ہوتا ہے اللہ تبارک وتعالی کیسی شان اور قدرت والے ہیں کہ انہوں نے اپنی شان سے مکڑی کو آٹھ آنکھیں اور اس کی ضرورت کے مطابق اس کے سونگھنے کا عمل اس کی ٹانگوں میں رکھ دیا سائنس دان کہتے ہیں کہ دنیا میں بھنوروں کی اب تک تقریباً پونے تین لاکھ انواع دریافت ہو چکی ہیں ذرا غور کیجئے کہ سارے انس وجن ملائکہ مل کر ایک بھنورا بھی نہیں بنا سکتے اور اللہ تبارک وتعالی نے پونے تین لاکھ کی انواع پیدا کر کے اپنی ایک بہت بڑی نشانی دنیا میں رکھ دی۔

اللہ تبارک وتعالی کی قدرت کی عظیم نشانی ہے کہ پرندوں کی نو ہزار انواع دنیا میں موجود ہیں اور بعض پرندے ۳۷ ہزار فٹ کی بلندی تک جا سکتے ہیں بعض تین سو پچاس کلومیٹر کی رفتار سے پرواز کر سکتے ہیں شترمرغ کی رفتار ستر کلومیٹر فی گھنٹہ ہوتی ہے۔

ہمنگ برڈ ایک پرندہ ہے جو جسامت کے لحاظ سے بہت چھوٹا ہے اور اس کی تین سو بیس اقسام دریافت کی جا چکی ہیں اور پرندوں کا دل پانچ سو بار فی منٹ کی رفتار سے دھڑکتا ہے ذرا غور کیجئے کہ اللہ تبارک وتعالی نے کتنے بے حساب پرندے ہزاروں انواع کے اپنی شان اور قدرت سے تخلیق کر دیئے انسان کا دل فی منٹ ۷۲ مرتبہ دھڑکتا ہے اور یومیہ ایک لاکھ مرتبہ پرندوں کا دل پانچ سو مرتبہ فی منٹ دھڑکتا ہے۔ایک دن میں سات لاکھ بیس ہزار مرتبہ دھڑکتا ہے اور اس کے دل کے وال یومیہ سات لاکھ بیس ہزار مرتبہ کھلتے ہیں اور بند ہوتے ہیں کیا پرندوں کے دل اللہ تبارک وتعالی کی ایک عظیم نشانی نہیں کہ یومیہ سات لاکھ بیس ہزار مرتبہ دھڑکیں تو مہینے میں کیا مقدار ہوگی اور سال میں کتنی ہوگی اور پھر ان کے دل نہ خراب ہوتے ہیں نہ ڈاکٹر کے پاس جانا پڑتا ہے۔

دنیا کی موٹریں اس سے ہزاروں گنا کم کام کرتی ہیں اور پھر بھی خرابی آ جاتی ہے دنیا کے وال اس سے ہزاروں گنا کم کھلتے اور بند ہوتے ہیں اور خراب ہو جاتے ہیں جب کہ انسانوں، جانوروں اور پرندوں کے دل اور ان کے انواع اور ان کی مختلف اڑانیں اللہ تبارک وتعالی کی عظیم نشانیاں ہیں۔

اللہ تبارک وتعالی کی قدرت کی عظیم نشانی ہے کہ کینگرو تیرہ میٹر لمبی چھلانگ لگا سکتا ہے سبحان اللہ ذرا غور کریں کہ یہ عجیب

وغریب صلاحیت کینگرو کو کس نے عطا کی اور اتنی مضبوط ٹانگیں اور اس میں اتنی عجیب وغریب لچک کس نے عطا کی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کی عظیم نشانی ہے کہ گھوڑا اور ہاتھی ایسے جانور ہیں جو کھڑے کھڑے سو سکتے ہیں اور چیونٹی ایسی مخلوق ہے جو پوری زندگی سوتی ہی نہیں سبحان اللہ۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کسی ضابطے کے محتاج نہیں ہیں بلکہ ضابطے اللہ کی قدرت اور شان کریمی سے ترتیب پاتے ہیں نیند ایک آرام دینے والی چیز ہے لیکن اللہ تبارک وتعالیٰ چاہے تو ایسی مخلوق بنا دیں جس کو نیند کی ضرورت ہی نہ ہو۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کی عظیم نشانی ہے وہیل مچھلی ایک سو نوے ٹن تک کی پائی جاتی ہے وہیل مچھلی کی اوسط عمر پانچ سو سال ہوتی ہے اس کی آواز آٹھ سو پچاس کلومیٹر تک سنی جا سکتی ہے اور بعض مچھلیاں ایسی ہیں جن کا ایک سو تیس ٹن وزن ہوتا ہے صرف تیس ٹن کی ان کی ہڈیاں ہوتی ہیں زبان دو تا پانچ ٹن کی ہوتی ہے۔ بعض مچھلیاں کروڑوں انڈے دیتی ہیں بعض مچھلیوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی قدرت سے ٹارچ لگائے ہیں جو زمین کی گہرائی میں آن ہو جاتے ہیں اور ان مچھلیوں کو اپنا رزق تلاش کرنا آسان ہو جاتا ہے بعض مچھلیاں ایسی بھی ہیں جو اپنے سینکڑوں بچوں کو خطرے کے وقت اپنے منہ میں محفوظ کر لیتی ہیں مچھلیوں میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے کروڑوں اقسام بنائی ہیں اور کروڑوں قسم کے ان پر نقش ونگار اور رنگ ہیں پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے ان مچھلیوں کو عجیب وغریب رفتاریں عطا کی ہیں ذرا غور کریں تو ان سب باتوں میں نشانیاں ہیں یقین کرنے والوں کے لیے کہ سارے جہاں کے دماغ سارے انس وجن ملائکہ ایک مچھلی تخلیق نہیں کر سکتے اللہ تبارک وتعالیٰ نے بے حساب رنگوں ڈیزائنوں اور صفات والی مچھلیاں تخلیق کر کے اپنی عظمت اور قدرت کی نشانیاں دنیا میں بکھیر دی ہیں

اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کی عظیم نشانی ہے کہ چوہوں کی ایک جوڑی کو اگر مناسب ماحول ملے تو اٹھارہ ماہ میں ان کے بچوں اور بچیوں کی تعداد دس لاکھ تک پہنچ سکتی ہے ذرا غور کریں اس میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی کتنی بڑی نشانی ہے وہ چاہے تو کسی مخلوق میں یہ صفت رکھ دے کہ وہ تھوڑے عرصہ میں اتنی بڑی تعداد میں پہنچ جائے۔ (سبحان اللہ)

اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کی عظیم نشانی ہے کہ پسو اپنی جسامت کے مقابلے میں ایک سو تیس گنا زیادہ اونچی چھلانگ لگا سکتا ہے یعنی وہ اگر انسان کے برابر ہوتا تو سات سو اسی فٹ اونچی چھلانگ لگا سکتا ذرا غور کریں کہ ایک چھوٹے سے پسو میں یہ عجیب وغریب صلاحیت کس نے رکھ دی

سائنس دان کہتے ہیں کہ ایک انسان کی جلد پر ہر وقت جتنے خوردبینی جاندار (یعنی وہ جاندار جو آنکھ سے نہیں دیکھے جا سکتے بلکہ خوردبین سے دیکھے جا سکتے ہیں) جاندار موجود ہوتے ہیں ان کی تعداد دنیا میں موجود تمام انسانوں سے زیادہ ہوتی ہے ذرا غور

کریں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتنی بے حساب مخلوق تخلیق فرمادی ہے کہ صرف ایک انسان کے جسم پر چھ سات ارب مخلوق بستی ہے تو تمام دنیا میں تمام انسانوں درندوں، پرندوں، درختوں، سبزہ زاروں، سمندروں، دوسری کہکشاؤں میں کتنی مخلوق بستی ہوگی اوران سب کو کس نے تخلیق کیا کس نے روزی دی کس نے ان سب کو آنکھیں زبان کان، دل، دماغ، وغیرہ عطا کر کے اپنا امر یعنی روح پھونک دی۔

اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کی عظیم نشانی ہے کہ دنیا میں درختوں کی سوا دو لاکھ انواع اقسام پائی جاتی ہیں صرف گلاب کے پھول کی **1791** اقسام دنیا میں پائی جاتی ہیں۔ سارا جہاں ایک درخت ایک پودا تخلیق نہ کر سکے تو پھر کیوں نہ قربان جائیں اس شان والے رب پر جس نے درختوں کی اور پھولوں کی لاکھوں اقسام تخلیق فرمادیں۔

زمین کی ایک گرام زرخیز مٹی میں تقریبا ڈھائی ارب بیکٹیریا پائے جاتے ہیں۔ ایک ملی لیٹر تازہ دودھ میں تقریبا تین ارب بیکٹیریا موجود ہوتے ہیں سبحان اللہ غور طلب بات یہ ہے کہ یہ اتنے بے حساب بیکٹیریا کی مخلوق زمین اور دودھ اور پانی کے حصوں میں کس نے تخلیق کر دیئے جب اتنے تھوڑے سے دودھ پانی، اور مٹی میں اتنے بے حساب بیکٹیریا پائے جاتے ہیں تو پوری زمین سمندروں پوری دنیا کے دودھ میں کتنے بے حساب بیکٹیریا اللہ تبارک وتعالیٰ نے پیدا کر کے بیکٹیریوں کو اپنی نشانی بنادیا۔

حیوانات میں اللہ تعالیٰ کی نشانیاں:

اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: وَفِیْ خَلْقِكُمْ وَمَا یَبُثُّ مِنْ دَآبَّةٍ آیٰتٌ لِقَوْمٍ یُعْقِلُوْنَ

تمہارے پیدا کرنے اور جو اللہ نے پھیلائے جانور اسمیں نشانیاں ہیں یقین کرنے والوں کے لیے۔

فائدہ:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے جانوروں پرندوں وغیرہ میں عجیب وغریب مختلف صفات رکھی ہیں جن پر انسان اگر غور کرے تو اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظمت اور قدرت کا یقین دلوں میں حاصل ہو جائے اللہ تبارک وتعالیٰ نے بعض جانوروں کو دوڑنے کی عجیب وغریب صلاحتیں نصیب فرمائی ہیں چیتا 120 کلومیٹر فی گھنٹہ، ہرن 80 کلومیٹر گھوڑا ستر کلومیٹر، خرگوش ستر کلومیٹر، زرافہ پچاس کلو میٹر، شتر مرغ پچاس کلومیٹر، گینڈا پینتالیس کلومیٹر، بھیڑیا پینتالیس کلومیٹر، ہاتھی چالیس کلومیٹر، اونٹ سولہ کلومیٹر، خنزیر سترہ کلو میٹر فی گھنٹہ، اور بعض سانپ گیارہ کلومیٹر، اور کچھوا تین سومیٹر، اور بعض سیپیاں تین میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کرتی ہیں سوچنے کی بات یہ ہے یہ رفتاریں ان جانوروں کو کس نے عطا کی ہیں امریکہ، جرمن، جاپان، برطانیہ؟

اور پھر ساری دنیا میں ایک قسم کے جانوروں اور پرندوں میں ایک قسم کی رفتار پائی جاتی ہے تمام دنیا کے ایک ہی قسم کے جانوروں کو ایک ہی قسم کی رفتاریں کس نے عطا کیں۔

فائدہ: بچھو تین سال تک بغیر کھائے پیئے زندہ رہ سکتا ہے مینڈک ایک سال تک ،بعض سانپ اٹھائیس مہینوں تک ،اور سمک السرطان طویل عرصے تک درخت میں پڑا رہے گرمی پڑنے پر دوبارہ زندہ ہو جاتا ہے۔

فائدہ: اللہ تبارک وتعالی نے مختلف مخلوقات کے مختلف دل بنائے اوران کے دل کی رفتاریں بھی مختلف بنائیں انسان کے دل کی اوسط رفتار ستر سے نوے مرتبہ فی منٹ ہوتی ہے چوہے کا دل دوسو پچاس تا تین سومرتبہ دھڑکتا ہے،خرگوش کا ایک سو پچاس مرتبہ، بکریوں کا ستر مرتبہ،گھوڑے کا پچاس مرتبہ، ہاتھی کا پچیس مرتبہ اور کتے کا سومرتبہ غور کریں دل کی دھڑکنوں کی یہ رفتار پوری دنیا کی مخلوق میں ایک ہی قسم کی کس نے بنائی بعض پرندوں کے بارے میں پڑھا ہے کہ ان کے دل پانچ سومرتبہ فی منٹ دھڑکتے ہیں کبھی بیٹھ کر غور کریں ایک منٹ میں اتنی مرتبہ دھڑکتے ہیں اور چوبیس گھنٹے میں کیا مقدار ہوگی اور مہینے میں کتنی ہوگی اور سال میں کتنی مرتبہ مخلوقات کے دل دھڑکتے ہوں گے اوران میں خرابی نہیں آتی۔

سائنس دان کہتے ہیں کہ باز تین سو ستر کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑتا ہے اور گدا ایک سو اکسٹھ کلومیٹر،عقاب ایک سو پچاس کلو میٹر، اور کبوتر تریسٹھ کلومیٹر، ذرا غور کریں یہ رفتاریں ان کو کس نے عطا کیں اسی طرح سائنس دان کہتے ہیں کہ بعض مچھلیاں اڑتالیس کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑتی ہیں اور ڈولفن 15 سے 60 کلومیٹر اور بعض مچھلیاں 100 کلومیٹر کی رفتار سے تیرتی ہیں۔سبحان اللہ دن کو یہ رفتار کس نے عطا کی سوائے اللہ تبارک وتعالی کے۔

سائنس دان کہتے ہیں گھوڑا دو میٹر کی چھلانگ لگا سکتا ہے اور کتے دو میٹر کی اور ڈولفن،سات میٹر کی اور کینگرو بارہ میٹر کی اور بندر آٹھ میٹر کی اور بعض ہرن بارہ میٹر کی۔

سبحان اللہ ذرا غورتو کریں کہ کینگرو اور بعض ہرن بارہ بارہ میٹر کی چھلانگیں لگاتے ہیں یہ اتنی بڑی چھلانگیں لگانے کی صلاحیت ان کو کس نے عطا کی ہرن کی ٹانگوں پر غور کریں کہ کتنی چھوٹی چھوٹی ٹانگیں اور بارہ بارہ میٹر کی چھلانگ یہ اللہ تبارک وتعالی کی قدرت اور عظمت نہیں تو اور کیا ہے۔

سائنس دان کہتے ہیں کہ بعض کیڑے ایک گھنٹے کی زندگی پاتے ہیں اور بعض کچھوے دوسو سال زندہ رہتے ہیں اور ہاتھی کی زندگی ایک سو سال تک ہوتی ہے بعض پرندے مثلاً ہمنگ برڈ، بہت ہی چھوٹا پرندہ ہے جس کا وزن دو گرام ہوتا ہے اور اپنے پروں کو اتنی تیزی سے حرکت دیتا ہے کہ ایک سیکنڈ میں سات مرتبہ اپنے پروں کو حرکت دیتا ہے(سبحان اللہ) یہ عجیب وغریب صفات اللہ

تعالیٰ کے علاوہ کون دے سکتا ہے۔

سائنس دان کہتے ہیں کہ سمندر میں بعض ایسی مخلوق پائی جاتی ہے جس کی لمبائی 54 میٹر ہوتی ہے اور بعض کی 35 میٹر ہوتی ہے اور وزن 166 ٹن ہوتا ہے اور بعض اژدھے گیارہ میٹر کے ہوتے ہیں اور بعض مگرمچھ دس میٹر ہوتے ہیں اور سمندری ہاتھی آٹھ میٹر اور چار ٹن وزن کا ہوتا ہے (سبحان اللہ) اللہ تبارک وتعالیٰ نے کیسی عجیب وغریب مخلوق بنائی اور اس میں نشانیاں رکھ دیں غور کرنے والوں کے لیے۔

فائدہ: ڈارون کے ماننے والے یہ کہتے ہیں کہ مختلف جانوروں اور پرندوں نے اپنے اندر مختلف عجیب وغریب صلاحیتیں اپنے اندر پیدا کر دیں تو پھر انسان کو شوق ہے کہ وہ اڑ سکے تو کیوں نہیں وہ اپنے اندر اڑنے کی صلاحیت ہزاروں سال میں پیدا کر سکا انسان میں خواہش ہے کہ وہ لمبی زندگی پائے تو پھر جانوروں کی طرح اس کی زندگی لمبی کیوں نہیں ہوتی انسانوں کی خواہش ہوتی ہے کہ ان کے جسم میں بھی لچک ہو اور وہ لمبی لمبی چھلانگیں مار سکیں تو کیوں یہ اپنے اندر صلاحیت پیدا نہ کر سکے جب کہ بعض جانور بارہ بارہ میٹر کی چھلانگ لگاتے ہیں ایک میٹر تین فٹ کا ہوتا ہے تو بارہ میٹر 36 فٹ ہوئے (سبحان اللہ) یہ عجیب وغریب صلاحیتیں اللہ تبارک وتعالیٰ کی عظمت کی گواہی دے رہی ہیں۔

سائنس دان کہتے ہیں کہ بعض مچھلیاں دوسو ٹن کی ہوتی ہیں تقریبا 35 ہاتھیوں کے برابر۔ (سبحان اللہ)

سائنس دان کہتے ہیں کہ بعض پرندے ایسے پائے جاتے ہیں جن کے پروں کی لمبائی تین میٹر ہوتی ہے اور بعض مچھلیاں ایسی پائی جاتی ہیں جن کے اندر بجلی پیدا ہوتی ہے 600 وولٹ اور اگر انسان کو یہ مچھلی چھو لے تو انسان مر جاتا ہے۔

سبحان اللہ اس مچھلی میں اس حساب سے کرنٹ کس نے پیدا کیا

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٍ

بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے

سائنس دان کہتے ہیں کہ سمندر میں ایک مچھلی ہے اس کا انڈہ ایک ملی گرام کا ہوتا ہے دیکھنے سے نظر نہیں آتا ۲۳ مہینوں کے بعد اس کا وزن ۲۶ ٹن ہو جاتا ہے یہ وزن اس کے اصل وزن سے تین سو ملین مرتبہ بڑا ہے (سبحان اللہ) یہ عجیب وغریب مخلوق اللہ تبارک وتعالیٰ کی قدرت کی گواہی دے رہی ہے

گینڈے میں عجیب وغریب طاقت:

سائنس دان کہتے ہیں کہ گینڈے میں اتنی طاقت ہوتی ہے اگر وہ تیزی سے اپنا سینگ مارے وہ اتنی طاقت سے مارتا ہے کہ جتنی

طاقت ایک ٹن کی وزنی گاڑی جو سو کلو میٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے دوڑ رہی ہو اور وہ کسی چیز کو ٹکر مار دے جتنی طاقت اس گاڑی کی ٹکر میں ہوگی سبحان اللہ اتنی طاقت گینڈے میں ہوتی ہے کیا امریکہ جرمن، جاپان، چائنہ، کے سائنس دانوں نے رکھی ہے یا گینڈے نے خود حاصل کر لی؟ نہیں قطعاً نہیں یہ اتنی طاقت اللہ تبارک وتعالی نے دی جس نے اتنے بڑے فرشتے بنائے کہ ایک فرشتہ اپنا ایک پر زمین پر مار دے تو زمین ریزہ ریزہ ہو کر ختم ہو جائے تو سوچیے اللہ تبارک وتعالی کے پاس طاقت اور قوت کے کتنے بے حساب خزانے ہیں ایسے طاقت والے رب سے تعلق جوڑیں بعض پرندوں کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ جب تیز رفتاری کے ساتھ اڑتے ہیں تو ان پرندوں کے پروں کی حرکت فی منٹ چار ہزار آٹھ سو تک پہنچ جاتی ہے اور بعض پرندے 24000 فٹ کی بلندی پر پرواز کرتے ہیں (سبحان اللہ)

اللہ تبارک وتعالی کی قدرت کی عظیم نشانی ہے کہ بعض مچھلیاں سمندوں میں بیس ہزار کلومیٹر کا سفر کر کے دوسری جگہوں تک ۹۹ دنوں میں پہنچ جاتی ہیں۔ (سبحان اللہ)

☆☆☆

محمد نیاز

۲۳ محرام الحرام ۱٤٤٥ھ